| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام الانبیاء علیہ السلام کی بدترین توہین

حضور ﷺ محبوب رب العالمین ﷺ گانے باجے سنتے تھے العیاذ باللہ

نقل کفر کفر نہ باشد

زوہیب ماجد خان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!!!

قارئین کرام!!! جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ پچھلے کچھ عرصہ سے فقیر آپ کے سامنے بریلوی اکابرین کی کتابوں کی وہ عبارتیں پیش کر رہا ہے جس میں یہ لوگ حضور ﷺ کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں جس کا مقصد اللہ کی رضا کے بعد صرف ایک ہی کہ عشق رسول ﷺ کا منافقانہ نعرہ لگانے والے ہر وقت دیوبندیوں کو گستاخ رسول ﷺ نعوذ باللہ کہنے والے ان گستاخان رسول ﷺ کا اصل چہرہ آپ کو دکھایا جائے کہ کس طرح عشق رسول کے کھوکلے نعروں کے شور میں یہ لوگ سادہ لوح عوام کو بے وقوف بنا کر اپنے پیٹ بھر رہے ہیں کسی نے کیا خوب کہا کہ کوئی نبی کا نام لیکر ''مال'' کھاتا ہے اور کوئی ''مار'' کھاتا ہے۔۔عشق رسول کا دعوی کرنے والے ان مال خوروں کے مذہب کے ولی اور معتمد علیہ بزرگ (جن کا تعارف میں اپنی سابقہ ایک پوسٹ میں کروا چکا ہوں) پیر فرید کی آج ایک ایسی عبارت پیش کرنے جا رہا ہوں کہ جس کا تصور بھی ایک مسلمان نہیں کر سکتا ان عبارات کو لکھتے ہوئے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔۔دل لرز رہا ہے لیکن دوسری طرف میرا ضمیر کہہ رہا ہے کہ عشق رسول ﷺ کا دعوی کرنے والے ان منافقوں کا اصل چہرہ دنیا والوں کو دکھا دو کہ کس کس طرح کی گستاخیاں ان بدبختوں نے نبی اکرم ﷺ کی شان میں کی ہے۔۔سو دل پر پتھر رکھ کر ان عبارات کو نقل کرتا ہوں ملاحظہ ہو:

حضور ﷺ مسجد نبوی میں ناچ گانا دیکھتے تھے (العیاذ باللہ)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ کہ حبشی لوگ مسجد نبوی میں گا رہے تھے۔دف بجا رہے تھے ناچ رہے تھے آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو اوپر اٹھا کر یہ تماشہ دکھایا اس حدیث کی رو سے بھی مسجد میں گانا، باجا بجانا، اور ناچنا جائز ہوا (یعنی رقص)

﴿مقابیس المجالس ص ۱۴۱﴾ العیاذ باللہ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔

حضور ﷺ شادی کے موقعوں پر کھیل تماشوں کا حکم کیا کرتے تھے

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کی شادی ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی کھیل تماشہ نہیں تھا کیونکہ انصاری لوگ کھیل تماشے سے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔لیجئے اس حدیث میں تو کھیل تماشہ بھی جائز ہوا جس کی بعض علماء نے آیت لہو الحدیث کی رو سے غلط مذمت کی ہے (تف ہے تم جیسے مکاروں پر۔۔از ناقل) معلوم نہیں یہ لوگ کس وجہ سے شادی بیاہ کے موقعوں پر گانے بجانے کو برا کہتے ہیں۔جب شادی کے موقعہ پر رسول

خدا ﷺ نے کھیل تماشہ کے طور پر گانا جائز رکھا تو پھر کتنے تعجب کی بات ہے کہ اولیاء کرام اور ان کے مریدین کی ان مجالس کو خلاف شرع قرار دیا جائے ﴿مقابیس المجالس ص ۱۳۹﴾ العیاذ باللہ۔

قارئین کرام ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ کس طرح ان عبارات میں مسجدوں میں اور حضور ﷺ کے نام سے گانا باجے کے جواز نکالنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کیلئے حضور ﷺ اور اولیاء کرام اور صحابہ کرامؓ پر کیسی کیسی تہمتیں تراشی گئی ہیں۔میں نے بطور مثال صرف دو حوالے دئے ہیں مزید لکھنے کی مجھ میں سکت نہیں ان بدبختوں نے اس قسم کی خرافات پر پورا ایک باب لکھا ہوا ہے جس نے دیکھنا ہو تو یہ کتاب عام دستیاب ہے لاہور کے کتب خانوں میں جا کر لے لے۔لیکن ہائے افسوس دنیا میں بڑے بڑے گوئے۔۔مراثی۔۔بد دین۔۔سارنگئے پیدا ہوئے۔۔لیکن کسی کو یہ بکواس کرنے کی جرات نہیں ہوئی کہ اپنی اس حرام کاری کو حضور ﷺ کی حدیث سے ثابت کرے۔۔لیکن ہائے برا ہو ان عبد اللہ بن سبا کی روحانی اولادوں کا۔۔برا ہو ان عبد اللہ ابن ابی کے یاروں کا جنھوں نے عشق رسول ﷺ کے نام پر اولیاء کے نام پر، قرآن وحدیث کو تختہ مشق بنا لیا ہے۔۔**بریلوی مولویوں!!!** شرم کرو! کیوں تم نے یہود ونصاری کے احبار ورحبان کی طرح دین میں تحریف کا وطیرہ اختیار کیا ہوا ہے۔اور تم کیوں اس قسم کی غلط باتیں حضور ﷺ کی طرف منسوب کر کے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا رہے ہو۔؟؟ قارئین کرام پوری امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ گانا باجا سننا حرام ہے اور اس سے **لذت لینا کفر** اور اس کو حلال جاننے والا کافر۔حتی کے بریلوی بھی اسی بات پر متفق ہیں۔۔یہ مسئلہ اس قدر واضح ہے کہ اس پر کسی **دلیل** کی بھی ضرورت نہیں۔۔لیکن برا ہو بریلوی کے ان چمگادڑوں کا جو حضور ﷺ کی طرف اس قسم کے حرام کام منسوب کرتے ہیں۔۔

کل کو اگر مائیکل جیکسن کے کسی روحانی فرزند نے۔۔اسی کتاب کو اٹھا کر کسی بریلی ملاں کے منہ پر ماردی کہ **میرے پیشے** کے جواز پر یہ **کتاب دلیل** ہے تو اس ملاں کے پاس سوائے منہ کالا کرنے کے کیا جواب ہوگا۔۔؟؟؟ او شرم کرو۔۔کچھ تو خدا کا خوف کرو آخر ایک دن مرنا ہے قیامت میں اللہ کو اور اس کے محبوب ﷺ کا کیا منہ دکھاؤ گے؟؟؟۔

ہمارا خیال ہے کہ چونکہ اس فرقہ ضالہ مضلہ ملحدہ میں اکثر ڈوم اور مراثی قسم کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے ان کے مولوی اور پیر احادیث سے غلط استدلال کرتے ہیں اور توڑ مروڑ کر اس کو پیش کرتے ہیں اور اس طرح اپنا کاروبار چمکاتے ہیں لیکن اس سے اس دنیا میں تو شائد ان کے تنور نما پیٹ حرام مال سے بھر جائیں لیکن قیامت کے دن ان کی غذا جہنم کی آگ اور جہنمیوں کا خون اور پیپ ہوگا فرشتوں سے فریاد کریں گے کہ ہماری مدد کرو لیکن وہ جواب دیں گے کہ خاموش بدبختوں یہ تمہارے کرتوتوں کا بدلہ ہے۔
اللہ پاک تمام مسلمانوں کو ان دین کے لٹیروں سے محفوظ رکھے آمین۔

خاکپائے اہلسنت والجماعت دیوبند حنفی

www.ahlehaq.com

www.haqforum.com

۳

اشاراتِ فریدی

مقابیس المجالس

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

الفیصل ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۹) حضرت خوات بن جبیر سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ حج کو جا رہے تھے حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بھی ساتھ تھے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ سے گانے کی فرمائش کی۔ ابو عبیدہ گاتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ حضرت عمر نے فرمایا اب بس کرو ہم نے گاتے گاتے صبح کر دی ہے۔

(۱۰) ایک رات حضرت عمرؓ کا گذر ایک خیمہ پہ ہوا جس کے اندر کوئی شخص یہ گا رہا تھا۔

علی محمد صلواۃ الابرار صلی علیہ المصطفون الاخیار

قد کنت قواما ابکار الاسحار یالیت شعری والمنایا اطوار

یہ سن کر حضرت عمرؓ پر گریہ طاری ہوا اور بآواز بلند روئے۔ مکرر فرمائش کی اور مکرر گریہ فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ ابیات میں عمر کا نام بھی شامل کر لو اور یہ کہو ؎

وعمر فاغفر لہ یا غفار

(۱۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ حبشی لوگ مسجد نبوی میں گا رہے تھے، دف بجا رہے تھے ناچ رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو اوپر اٹھا کر یہ تماشا دکھایا۔ اس حدیث کی رُو سے بھی مسجد میں گانا، باجا بجانا اور ناچنا جائز ہوا (یعنی رقص کرنا)۔

(۱۲) ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کے ساتھ جا رہے تھے راستے میں بانسری کی آواز سنائی دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں میں انگلیاں دے دیں اور حضرت ابن عباس سے فرمایا کہ جب آواز بند ہو مجھے بتانا۔ اس حدیث سے عام لوگ بانسری کی آواز کو ناجائز قرار دیتے ہیں لیکن اولیاء کرام اسی حدیث سے جواز سماع بالمزامیر نکالتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر مزامیر (بانسری) کا سننا حرام ہوتا تو ایک نبی کی شان کے شایان نہیں تھا کہ خود تو کانوں میں انگلی دے دیتے اور ایک صحابی کو فعل حرام کا مرتکب ہونے دیتے۔ امام غزالی اور دیگر اولیائے کرام نے کانوں میں انگلیاں دینے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی وحی نازل ہو رہی ہوگی یا کوئی خاص حالت طاری ہوگی جس میں بانسری کی آواز کو خلل انداز ہونا پسند نہ فرمایا۔

(۱۳) بعض احادیث میں سارنگی کی ممانعت آئی ہے اس سے یار لوگوں نے جملہ آلات سماع

حضرات کا سماع قرآن سے جان کا نکلنا بھی روایات میں مذکور ہے۔

جوازِ سماع احادیثِ نبویؐ کی رو سے

قرآن عظیم کے بعد دوسری چیز جس پر ایمان کا دار و مدار ہے حدیثِ نبویؐ ہے۔ احادیث میں کثرت سے سماع کی حلت (جائز ہونا) کا ثبوت موجود ہے۔ نیز بعض احادیث میں اس کی مذمت بھی آئی ہے لیکن محدثین کے نزدیک یہ احادیث غیر معتبر اور موضوع (جعلی) ہیں۔ اس کی تفصیل آئندہ اوراق میں آرہی ہے۔ اس وقت قارئین کرام کے سامنے وہ احادیث نقل کی جاتی ہیں جو صحاح ستہ میں درج ہیں اور جن کے صحیح ہونے میں کسی مذہبی فرقہ کے لوگوں کو اعتراض نہیں۔

(۱) صحیح بخاری میں ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے کہ جب میری شادی ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت چند لڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں۔ جب ایک لڑکی نے یہ مصرعہ گایا کہ وفینا نبی یعلم ما فی غد (ہمارے درمیان ایک نبی ہے جو کل کی باتیں بتاتا ہے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ مت کہو اور جو گیت تم پہلے گا رہی تھیں وہی گاتی رہو"۔ اب غور کا مقام ہے کہ اگر قرآن شریف کی آیت میں "لہو الحدیث" سے ہر قسم کا گانا ہوتا تو آپ اس شادی کی مجلس میں گانا کیوں سنتے رہتے۔ نیز آپ کے دف کے ساتھ گانا سننے سے سماع بالمزامیر بھی جائز ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دف بھی تو آلات غنا میں سے ایک آلہ ہے چنانچہ یہ حدیث سماع بالمزامیر کی کھلی دلیل ہے۔

(۲) صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصار کی شادی ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی کھیل تماشا نہیں تھا کیونکہ انصار لوگ کھیل تماشے سے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیجیے اس حدیث میں تو کھیل تماشا بھی جائز ہوا جس کی بعض علماء نے آیت لہو الحدیث کی رو سے غلط مذمت کی ہے۔ معلوم نہیں یہ لوگ کس وجہ سے شادی بیاہ کے موقعوں پر گانے بجانے کو برا کہتے ہیں۔ جب شادی کے موقعہ پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیل تماشہ کے طور پر گانا جائز رکھا تو پھر کتنے تعجب کی بات ہے کہ اولیائے کرام اور ان کے مریدین کی ان مجالس سماع کو خلاف شرع قرار دیا جائے جو بطور خاص بذکر حبیب اور عشق حبیب ہو منعقد کی جاتی ہیں۔